درس 3

بے شک وہ کہتے ہیں (کفار) ہم نے اپنے معبودوں کو پکارا نہیں، اور ان کی طرف توجہ نہیں کی سوائے اس کے کہ ہم اللہ کی نزدیکی حاصل کریں اور یہ کہ یہ معبود ہماری شفاعت کریں گے۔ یہ بھی ایک قاعدہ ہے کہ جب بھی دعا کا لفظ آئے بغیر کسی قید کے اس کا مطلب عبادت ہوتا ہے۔

﴿ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ (الجن: 18)

ما اور الا = استثنی فی الصیاق النفی۔ نفی اگر شروع میں ہو اور اس کے ساتھ الا آ جائے تو استثنی فی الصیاق النفی کہتے ہیں اور اس کا مطلب ہے صرف اور صرف۔

(قربی کہتے ہیں کسی کے نزدیک ہونے کے لیے)نزدیکی کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴾ (الزمر: 3)

جنھوں نے اللہ تعالی کے سوا دوست بنا رکھے ہیں ہم ان کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ بے شک اللہ تعالی فیصلہ فرمائیں گے ۔ اس میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۔ بے شک اللہ تعالی ہدایت نہیں دیتے جو جھوٹا ہے کفر پر کفر کرنے والا ”

ہمارا جو تعلق ہے ان معبودوں کے ساتھ وہ یہ نہیں ہے کہ ہم ان کو اپنا رب سمجھتے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ پیدا کرنا اور رزق دینا ان کا کام نہیں ہے۔ ان کی عبادت صرف اور صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ معبود ہمیں اللہ تعالی کے نزدیک کر دیں۔

وَالَّذِيْنَ اسم موصول ہے کوئی فعل بار بار کرے تو اسے فعال کہتے ہیں۔ یہاں کفار بھی فعال کے وزن پر ہے۔ یعنی بار بار کفر کرنے والا۔ فیصلہ تو اللہ تعالی فرمائے گا قیامت کے دن کہ حق پر کون تھا اور باطل پر کون تھا۔ اللہ تعالی اس شخص کو کبھی بھی ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا ہو اور کفر پر کفر کرنے والا ہو۔ جھوٹا کیوں؟ کیونکہ اسے بتایا جا رہا ہے کہ یہ جو تمھارا گمان ہے کہ تمہارے معبود تمھیں اللہ تعالی کے نزدیک کر دیں گے تو یہ

تمھارا جھوٹا گمان ہے اس کے باوجود اپنے اسی گمان پر اصرا کیا اور کفر پر کفر کرنے والے ہوئے۔

اور شفاعت کی دلیل ، ارشاد باری تعالی ہے۔ ﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (یونس: 18)

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔

اس آیت میں واضح ہے کہ انھوں نے اس چیز کا اقرار کیا کہ وہ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالی کے سوا۔ جانتے ہیں کہ یہ ان کو نفع و نقصان نہیں پہنچاسکتے۔ آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ سفارش، شفاعت دو قسم کی ہے۔

عربی زبان میں لفظ شفع جسے ہم اردو میں کہتے ہیں طاق۔ وتر ایک ہوتا ہے شفع دو ہوتے ہیں۔ اور شریعت میں اس کا مطلب ہے ایک سے دوسرے کے لیے خیر طلب کرنے کے لیے درمیان میں آنا۔ اور یہ خیر دو صورتوں میں ہوتا ہے ایک شخص سے

دوسرے کو نفع پہنچانا۔ یا دونوں کے درمیان میں آکر جو منفعت ہے اسے پہنچانا۔ یا کوئی نقصان ہونے والا ہے۔ سفارش کر کے اس کی تکلیف کو دور کر دینا۔

(1) منفی شفاعت جو شریعت میں شفاعت ہوتی ہی نہیں ۔یہ شفاعت قابل قبول نہیں۔ منفی شفاعت کیا ہے۔جو اللہ تعالی کے سوا کسی اور سے طلب کی جائے۔

(2) اور مثبت شفاعت ۔اس شفاعت کا وجود ہے اور جسے اللہ تعالی قبول بھی فرمائیں گے۔

منفی شفاعت کیا ہے؟

جو اللہ تعالی کے سوا کسی اور سے طلب کی جائے ہر اس عمل میں جس پر صرف اور صرف اللہ تعالی قادر ہے ۔ اب اس کی مثال دیکھیں۔ایک شخص یہ کہتا ہے کہ یا رسول اللہ مجھے نیک اور صالح اولاد عطافرما۔ عام طور پر جو مخالفین ہیں وہ اسی طریقے سے دعا مانگتے ہیں۔جب ان سے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے یہاں پر نبی (ﷺ) کو پکارا ہے اور غیر اللہ کو پکارنا ہر اس کام میں جس پر صرف اور صرف اللہ تعالی قادر ہے ۔اسے شرک کہتے ہیں ، یہ شرک اکبر ہے ۔کہتے ہیں ہم نے پکارا تو نہیں ہے

صرف اور صرف وسیلہ بنایا ہے، ان کا یہ عقیدہ درست نہیں ہے ۔فرشتوں کی عبادت کی گئی اور اس کی دلیل:

﴿ وَلَا يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (ال عمران: 80)

اور یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم دے کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا۔

شفاعت کا مطلب ہے کہ کوئی تیسری چیز ہے جسے آپ پکارتے ہیں ۔دل سے تو یہ کہا کہ اللہ تعالی سے مانگ رہے ہیں لیکن زبان سے کیا کہا۔ یارسول اللہ ! تو یہاں تو تیسرا کوئی ہے ہی نہیں۔ یہ سفارش کبھی ہو ہی نہیں سکتی ۔ ناشریعت میں، نہ عربی زبان میں اور نہ ہی عرف میں۔اور یہ تین حقائق ہیں جو موجود ہیں۔حقیقہ یا شرعی ہوتی ہے یا لغوی ہوتی ہے یا جو عرف عام میں ہوتی ہے۔ شریعت میں بھی یہی بیان ہوا ہے۔

شفاعت کے بارے میں یہ کہ دو میں تیسرا، تو یہ بات کہ یارسول اللہ مدد ! یہ براہ راست مانگا جا رہا ہے ۔ اسے کبھی بھی سفارش یا شفاعت نہیں کہا جاتا ۔ رہ گئی یہ بات

کہ نیت اچھی تھی تو یہ قاعدہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں ۔ "النیت الصالحتہ لا تصرتح العمل الفاسق" اچھی نیت برے عمل کو اچھا نہیں کر سکتی، اور بری نیت اچھے عمل کو فاسد کر دیتی ہے۔ مثال ایک طرف اچھی نیت ہے اور دوسری صرف برا عمل ہے ۔ ایک شخص نے خوبصورت عورت کو دیکھا۔ اور رک گیا۔ اور دیکھتا رہا۔ کسی نے کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہو۔ غیر محرم عورت ہے آپ کیوں دیکھ رہے ہو۔ وہ کہتا ہے کہ میں عورت کو نہیں دیکھ رہا میں یہ دیکھ رہا ہو کہ اللہ تعالی نے کتنی خوبصورت چیز پیدا کی ہے۔ میں تو اللہ تعالی کی عظمت کو دیکھ رہا ہوں۔ کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ ایک غیر محرم کو دیکھے۔ نہیں جائز ۔ کیونکہ نامحرم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ شریعت میں حرام ہے۔ اور یہ نیت کہ اللہ تعالی کی عظمت دیکھنا چاہتے ہیں اچھی نیت ہے لیکن اچھی نیت نے اس برے عمل کو اچھا نہیں کیا۔ اس اچھی نیت سے گناہ ہو گا بلکہ دہرا گناہ ہو گا۔ کیونکہ ایک تو حرام کام کیا اور دوسرے یہ گمان کرے کہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح یا رسول اللہ مدد کہنے والے کی نیت اچھی ہے ۔ لیکن اس کے الفاظ شرک پر مبنی تھے ۔ اور شرک اس کی اچھی نیت کی وجہ سے کبھی بھی توحید میں بدل نہیں سکتا۔ جو منفی شفاعت ہے اس کی دلیل میں ارشاد باری تعالی

ہے۔ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (البقرہ: 254)

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی قرآن میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا آئے تو اپنے کان کھول لیں اور اچھی طرح سے سنیں۔ یا خیر کی خبر ہے۔ یا شر سے بچنے کا حکم ہے اس سے آگاہ کیا جارہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا : اللہ نے آپ کو ایمان والو کے نام سے پکارا ہے اگر واقعی مومن ہو تو اس پر عمل ضرور کرو۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرو اس مال سے جو ہم نے دیا اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید وفرخت ہے، نہ کوئی دوست کام آئے گا۔ اور نہ کوئی شفاعت کر سکے گا۔اور کافر ہی ظلم کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے قیامت کے دن کی تین چیزوں کی نفی کی ہے۔ خرید و فروخت نہیں، کسی کا حق کھایا اس دنیا میں پھر نہ وہ شخص رہا جس نے مال کھایا اور نہ

وہ جس پر اس نے دنیا میں ظلم کیا تھا اس کا حق اس کو واپس کر دے۔ لیکن وہاں کوئی مال نہ ہوگا۔ سوائے دو چیزوں کے۔ نیکیاں یا برائیاں۔ساری کی ساری شفاعت کا مالک اللہ تعالی ہے۔اور یہی شفاعت ہے جو اللہ تعالی قبول فرمائیں گے۔اور جو سفارش کرنے والا ہے اللہ تعالی اس کی عزت فرمائے گا۔شفاعت کی دو شرطیں ہیں۔

1: اللہ کی اجازت: جس کی شفاعت کی جا رہی ہے یہ وہ شخص ہے جس کے قول اور عمل پر اللہ تعالی راضی ہے۔اجازت کے بعد۔

﴿ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ﴾ (البقرہ:255)

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔

2 :اللہ کی رضا: جس کی شفاعت کی جا رہی ہو اللہ تعالی اس پر راضی ہو۔اگر اللہ تعالی راضی نہیں ہے تو شفاعت نہیں ہو سکتی۔کافر کی سفارش ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو سکتی۔اس لیے کہ اللہ تعالی کبھی کفر پر راضی نہیں ہے۔(اور نہیں شفاعت کرتے سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ تعالی راضی ہوا۔)

فوائد:

1۔پہلے لوگوں کا شرک اس لیے تھا کہ وہ اپنے معبودوں کو وسیلہ بناتے تھے۔

2۔ان لوگوں نے اقرار کیا تھا کہ یہ معبود نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں۔

3۔انھوں نے کہا ہم صرف وسیلہ بناتے ہیں ، اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم کفر پر کفر کرتے ہو۔

4۔شفاعت کی قسموں کو اچھی طرح جاننا اور سمجھنا مثبت اور منفی۔

5۔ہر قسم کی شفاعت اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں۔ منفی شفاعت اللہ تعالی قبول نہیں فرماتے۔

6۔یہ جاننا کہ شفاعت کی دو شرطیں ہیں۔ ایک اجازت اور اللہ کا راضی ہونا۔ان دو شرطوں کے بغیر اللہ تعالی شفاعت قبول نہیں فرماتے۔

7۔شفاعت کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالی ہے ۔ شفاعت صرف اور صرف اللہ تعالی سے مانگنی چاہیے۔

8- قیامت کے دن شفاعت کے مستحق صرف وہ لوگ ہیں جو موحدین ہیں، لیکن ان کے گناہ ہیں اور اس کی دلیل میں ابوہریرہ کی روایت ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ،

نبی (ﷺ) سے سوال کرتے ہیں ۔ وہ کون سا خوش قسمت انسان ہے جو قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا حقدار ہو گا تو نبی (ﷺ) نے فرمایا کہ جس نے پورے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا کہا۔ صرف زبان کا قول کافی نہیں ہے ۔ خلوص دل تب ہو گا ۔ جب علم ہو گا کہ لا الہ الا اللہ کا مفہوم کیا ہے ۔ اس کی شرطیں اور ارکان کیا ہیں۔

9۔ بزرگوں کو حد سے بڑھ کر محبت کرنا۔ گمراہی کی سب سے بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ یہ فائدہ کہاں سے حاصل ہوا۔ کہ انہوں نے اپنے معبودوں کو حد سے زیادہ بڑھا دیا۔

10۔ لاعلمی اور جہالت کا خطرہ جس کی وجہ سے ہر دور میں لوگ گمراہ ہوئے۔

11- ہوا نفس کی پیروی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے ۔ انسان کی اپنی چاہت۔ اپنی من مانی۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ بت ہی اس کا سب کچھ ہے، اسے منع کیا جا رہا ہے کہ یہ بت نہ تو تمہارا خالق ہے نہ تمہارا مالک ہے ، نہ رازق ہے، نہ نفع نقصان کا مالک ہے، تو پھر اس کی عبادت کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ یہ شفاعت کرنے والے ہیں۔ یہ بھی بیان کر دیا کہ یہ کفر ہے پھر بھی انھی بتوں کو پکارتے ہیں، یہ ہوا نفس نہیں تو اور کیا ہے۔

12۔ ہدایت کا دروازہ ہر اس شخص کے لیے بند ہے جو حد سے گزرنے والا ہے اور جھوٹا ہے۔

13۔ جسے ہدایت چاہیے اسے چاہیے کہ اللہ کی فرمانبرادری کرے۔ جیسے صحابہ کرام اور سلف الصالحین نے قرآن اور حدیث کو سمجھا۔اسی طرح سمجھے۔

14۔ باپ دادا اور برے علماء کی اندھی تقلید ہر دور میں شرک ، بدعات ، خرافات اور ہلاکت کا باعث بنی۔ یہ فائدہ کہاں سے آیا ، عوام الناس کو کس نے کہا تھا کہ یہ بزرگ اور بت تمہارے لیے وسیلہ ہیں۔ان علماء نے کہا جو اس وقت ان میں موجود تھے ۔ سب سے پہلا بت مکہ میں کون لے کر آیا۔ ایک شخص تھا ، حکیم تھا، لوگ اسے اپنا سردار مانتے تھے ۔ بیمار ہوا اور علاج کی غرض سے شام گیا۔ شام میں دیکھا کہ لوگ بت پرستی کرتے ہیں۔ اس نے کہا میں مکہ خالی ہاتھ جاؤں گا مجھے بھی کوئی چیز دو ۔ انھوں نے اس کو بت دیا ہبل ، یہ شخص وہ بت مکہ لے کر آیا اور کہا دیکھوں اسے وسیلہ بناو۔ تو اللہ تعالی سنے گا۔ تو انھوں نے اس کی عبادت کی ۔ پھر لوگوں نے بتوں کے لیے بہت جدوجہد کی۔ 8 ہجری میں فتح مکہ کے وقت 360 بت تھے ۔ابو جہل

سردار تھا اپنی قوم کا۔ابو جہل کی جہالت اس کے شرک میں ہے۔اس کے کفر میں ہے۔دنیا کے لحاظ سے وہ جاہل نہیں ہے۔بت پرستی نے اسے جہالت کا باپ بنا دیا۔

15۔ وسیلہ اور شفاعت کی اہمیت اور اس کا علم حاصل کرنے کی ضرورت کیونکہ یہ وہ دو راستے ہیں جس کی وجہ سے ہر دور میں اکثر لوگ گمراہ ہوئے۔یہی وسیلہ اور شفاعت ہے جس کی وجہ سے مشرکین مکہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافر ،کافر قرار دیئے گئے۔

وسیلہ کی دو قسمیں ہیں۔ جائز وسیلہ اور ناجائز وسیلہ ۔ ناجائز وسیلے کی دو قسمیں ہیں۔ شرکی وسیلہ ، بدعتی وسیلہ - جو جائز وسیلہ ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کے مطابق کسی کو وسیلہ بنانا۔ یعنی اس کی کوئی دلیل ہو قرآن سے صحیح حدیث سے،اور اجماع سے۔ اور اس کی چار قسمیں ہیں:

1: اللہ تعالیٰ کے نام کو وسیلہ بنانا، یا رحمٰن، یا رحیم ارحمنی۔

2: اللہ کی صفات کو وسیلہ بنانا۔یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔استغاثہ ہوتا ہے مصیبت کی شدت میں کسی سے مدد طلب کرنا۔غوث جو مصیبت کی شدت میں مدد

کرے۔صرف اللہ تعالی کی ذات ہی غوث ہے۔استغاثہ اللہ تعالی کی رحمت سے کیا جارہا ہے۔اور رحمت اللہ تعالی کی صفت ہے۔الرحمٰن نام ہے،رحمت صفت ہے۔

3: کوئی شخص اپنے نیک اور صالح اعمال کو وسیلہ بناسکتا ہے۔ صحیح بخاری میں مشہور قصہ ہیں ان تین لوگوں کا جو مسافر تھے بارش ،اور طوفان میں پھنس گے ، ایک غار میں چلے گئے۔ایک چٹان گرگئ اور غار کا راستہ بند ہو گیا۔ہلاک ہونے والے تھے،نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔توانھوں نے ایک دوسرے سے کہا،کہ ایسا کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں جو نیک اور صالح عمل کیے ہیں ان کو اللہ تعالی کس لیے وسیلہ بنا کے اللہ تعالی سے مدد حاصل کریں۔ایک شخص نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کو اللہ کے ہاں واسطہ بنایا۔دوسرے نے زنا سے بچنے کو حرام سے بچنے کو وسیلہ بنایا۔اور تیسرے نے امانت میں خیانت نہ کرنے کو وسیلہ بنایا۔چٹان آہستہ آہستہ ہٹتی گئی اور راستہ کھل گیا۔اللہ تعالی نے ان کو نجات عطافرمائی ۔جو کوئی بھی نیک عمل ہے وہ وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔

4: کسی نیک اور صالح زندہ بزرگ کی دعا کو وسیلہ بنانا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شدید قحط آیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو دعا کے لیے بلایا گیا۔ انھوں نے دعا کی ،صحابہ کرام نے آمین کہی اور بارش ہو گئی۔

اس کی دلیل صیح بخاری میں کہ نبی (ﷺ) کے زمانے میں ایک عورت گزری۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر زمین پر کسی جنتی عورت کو دیکھنا چاہتے ہو تو اس عورت کو دیکھوں۔ لوگوں کو تعجب ہوا۔ تو پوچھا کہ کیسے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم (ﷺ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک عورت آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالی سے دعا کریں کہ مجھے شفاء دے۔ عورت ہے، جاہل ہے، علم نہیں ہے، لیکن یہ علم ہے کہ اللہ تعالی کا حق اللہ تعالی کو دینا ہے۔ اور نبی (ﷺ) کا حق نبی (ﷺ) کو دینا ہے۔ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں دعا کروں کہ اللہ تعالی آپ کو شفاء دے۔ اور اگر آپ یہ چاہیں کہ آپ صبر کریں تو اللہ تعالی آپ کو جنت عطا فرمائے۔ تو اس عورت نے کہا کہ میں صبر کروں گی لیکن ایک گزارش ہے کہ میں جب بے ہوش ہوتی ہوں تو میرے جسم سے

کپڑا ہٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالی سے یہ دعا کریں کہ میرے جسم سے کپڑا نہ ہٹے باقی میں صبر کروں گی۔ نبی کریم (ﷺ) نے ان کے لیے دعا کی۔ صحابہ کرام گواہی دیتے ہیں کہ اس دن کے بعد جب بھی وہ بے ہوش ہوئی اس کے کپڑے جسم سے چپک جاتے تھے۔

دوسرے قسم کا وسیلہ ہے ممنوع وسیلہ، ناجائز وسیلہ ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔

1: شرکی وسیلہ ہے جو شرک ہے۔ یعنی یارسول اللہ مدد، یہ وسیلہ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے لیکن حقیقتاً یہ وسیلہ نہیں ہے۔

2: بدعی وسیلہ یہ ہے کہ اے اللہ نبی کے صدقہ مجھے کامیابی عطا فرما۔ یہ شرک کیوں نہیں ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا حق، اللہ کو دے دیا ہے۔ پکارا اللہ تعالی کو ہے، بدعت اس لیے ہے کہ اس کی دلیل ہی نہیں ہے۔

نبی (ﷺ) کی شفاعت کا بیان:

1۔ ان لوگوں کے لیے شفاعت جن پر جہنم واجب کی گئی۔ موحدین ہوں گے روک دیا جائے گا نبی (ﷺ) ان کی شفاعت کریں گے اور وہ جنت میں چلے جائیں گے۔

2۔وہ لوگ ہیں جن کی اچھائیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ اور سب نہیں صرف وہ جنت میں جائیں گے جن کی سفارش ہو گی۔

3۔جو جنت میں داخل ہو گئے ان کے لیے سفارش کہ ان کو جنت میں بلند مرتبہ ملے

4۔کچھ ایسے لوگ ہیں جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ سب شفاعت صرف موحدین کے لیے ہیں۔

5۔ابو طالب کے لیے شفاعت کہ جہنم میں سب سے کم عذاب ملے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا: جہنم میں سب سے کم عذاب ایک شخص کو ملے گا جن کے پاؤں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے اور اس کا سر ابل جائے گا اور وہ ہیں ابو طالب۔

6- سب سے بڑی شفاعت حساب کتاب شروع نہیں ہو گا جب تک نبی (ﷺ) شفاعت نہیں کریں گے۔ پچاس ہزار سال تک دن ہو گا۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ لوگ تڑپ اٹھیں گے کہ حساب کتاب شروع نہیں ہوتا۔ حضرت آدم (علیہ سلام) کی طرف جائیں گے پھر عرض کریں گے کہ اللہ تعالی سے سفارش کریں کہ حساب شروع کریں حضرت آدم (علیہ سلام) انکار کر دیں گے کہ میں نے ایک غلطی کی جس کی وجہ

سے اللہ تعالی نے مجھے سزا دی جس کی وجہ سے میں شفاعت نہیں کر سکتااس کے بعد نوح (علیہ سلام) کی طرف، پھر ابراہیم (علیہ سلام) کی طرف ، پھر موسی (علیہ سلام) کی طرف، پھر عیسی (علیہ سلام) کی طرف، پھر محمد (ﷺ) کی طرف۔ نبی (ﷺ) عرش کے سامنے جائیں گے سجدہ کریں گے اللہ تعالی اس وقت اپنی طرف سے حمد و ثنا نازل فرمائیں گے نبی (ﷺ) وہ حمد و ثنا بیان کریں گے کتنی دیر تک یہ صرف اللہ تعالی جانتا ہے پھر اللہ تعالی فرمائیں گے کہ سر اٹھاؤ، مانگو کیا مانگتے ہو، عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول فرماتا ہوں۔

7۔جنت کے دروازے اس وقت تک نہیں کھلے گے۔ جب تک نبی (ﷺ) سفارش نہیں کریں گے۔جنت کے دروازے پر دستک دیں گے۔ پوچھا جائے گا کون نبی (ﷺ) جواب دیں گے محمد۔ کہا جائے گا آپ ہی کے لیے حکم دیا گیا کہ جنت کا دروازہ کھولیں-دروازہ کھلے گا۔ نبی (ﷺ) سب سے پہلے داخل ہوگے اور ان کی امت تمام امتوں سے پہلے داخل ہو گی۔

8۔ان کے لیے سفارش جو جہنم میں چلے گئے ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں بھیجنے کے لیے سفارش۔

جو شخص نبی (ﷺ) کی سفارش کا انکار کرتا ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش ثابت ہے۔ خوارج اور معتزلہ نے نبی ﷺ کی شفاعت کا انکار کیا وہ کہتے ہیں کہ نہ کوئی سفارش ہے اور نہ کوئی شفاعت ہے۔